شارحِ صحیح مسلم وصحیح بخاری اور مفسّرِ قرآن

علاّمہ غلام رسول سعیدی کی حیات وخدمات

(علمی وتحقیقی جائزہ)

محمد عاطف اسلم راؤ

(ریسرچ اسکالر، شعبہ قرآن وسنہ، جامعہ کراچی)

ABSTRACT:

Allah (Subhanahu Wa Talaa) has sent many Prophets to this world for the guidance of mankind and for the eternal benefits of humanity. This sequence of Prophets started when the first human Prophet Adam (peace be upon him) was sent to this earth and continued till the birth of our beloved Holy Prophet (peace and blessings be upon him). After Nabi-e-Akhiruz-Zaman Prophet Muhammad (peace and blessings be upon him) Allah closed the door of Prophethood. According to the Ahadiths of Holy Prophet (peace and blessings be upon him) the divine responsibility of propagation of the teachings of Islam and the Holy Quran has been delegated upon the shoulders of the Scholars of this Ummah. Consequently there are many glorified names of such scholars and Imams who have contributed tremendously in the fields of Tafseer, Hadith and Islamic Jurisprudence all around the world. The sub continent has proven to be very potent in this area and has given birth to many outstanding Islamic Scholars. Among such prominent personalities one name stands out due to its enormous services in the area of Tafseer, Hadith and Islamic

Jurisprudence. That personality is Allama Ghulam Rasool Saeedi who devoted his entire life for the sake of scholarly works. His immense efforts and hard work resulted in the form of his various written works including Tibyan Ul Quran (Commentary of the Quran), Sharah Sahih Bukhari and Sahih Muslim. His unique style of writing is marked by a deep insight of all four Schools of thoughts and an extensive focus on Islamic Jurisprudence. In this paper the life and works of such a great Muslim Scholar of the current era are discussed briefly.

کلامِ الٰہی اور زبانِ مصطفیٰ ﷺ سے اصحابِ علم وفضل، اربابِ فکر ونظر اور اہلِ عقل وتدبّر کے جو محاسن ومحامد اور فضائل وکمالات بیان ہوئے ہیں وہ کسی بھی ذی فہم وخرد سے مخفی نہیں، اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بیشتر آیاتِ مبارکہ اور حضورِ اکرم ﷺ کی بے شمار احادیثِ مقدسہ میں ان صاحبانِ علم کے مقامِ رفیع کو بیان کیا ہے۔ جن میں سے تین آیات اور تین احادیث پر اکتفاء کرتے ہوئے راقم عرض کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔

چنانچہ اس ضمن میں قرآنِ پاک میں ارشاداتِ ربّانی ہیں۔

یر فع اللّٰہ الذین امنوا منکم والذین اوتوا العلم درجات.(۱)

اللہ تم میں سے کامل مومنوں کے اور علم والوں کے درجات بلند فرمائے گا۔(۲)

قل ھل یستو ی الذین یعلمون والذین لایعلمون.(۳)

آپ کہیے کیا علم والے اور بے علم برابر ہیں۔(۴)

والرسخون فی العلم یقولون امنا به.(۵)

اور ماہر علماء یہ کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے۔(۶)

اسی باب میں احادیث پیشِ خدمت ہیں۔

من یرد اللّٰہ به خیرا یفقهه فی الدین.(۷)

اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا فرماتا ہے۔

من طلب العلم کان کفارۃ لما مضی.(۸)

جس نے علم حاصل کیا تو وہ اس کے پچھلے گناہوں کا کفارہ ہوگا۔

فقیه واحد اشد علی الشیطان من الف عابد.(۹)

ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے بھتر ہے۔

ان آیاتِ مبارکہ اور احادیثِ مقدسہ سے ایک عالم وفقیہ ومفتی ومحقق ومحدث ومفکر کے مقام رفیع اور شان وشوکت کا ادراک ہوتا ہے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی تمام تر مخلوقات میں جو مقام ومرتبہ حاملین وعاملین علم وایمان کو دیا ہے وہ لائق صد رشک اور قابل صد تحسین ہے۔ چنانچہ اب ان آیات واحادیث کی روشنی میں ایک ایسے مردِ قلندر اور درویش صفت عالم ربانی کی خدمات کا سرسری جائزہ لیتے ہیں جنہیں اہل علم ایک مفسر، محدث، مدرس، محقق، فقیہہ اور معلم کی حیثیت سے جانتے ہے۔ میری مراد مفتی یسر، عالم نبیل حضرت علامہ غلام رسول سعیدی صاحب دامت برکاتہم العالیہ سے ہے، جنکی زندگی سعی پیہم اور جہدِ مسلسل سے عبارت ہے اور جنہوں نے اپنی ذات کو ہمہ وقت خدمتِ دین کیلئے وقف کر دیا ہے۔

ولادت وابتدائی حالات زندگی

''شیخ التفسیر والحدیث ابوالوفا علامہ غلام رسول سعیدی ۱۰ر رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ بمطابق ۱۴ر نومبر ۱۹۳۷ء کو دہلی انڈیا میں پیدا ہوئے۔ ۶ سال کی عمر میں والدہ ماجدہ سے قرآن مجید ناظرہ مکمل کیا اور ۱۰ سال کی عمر میں آپ نے پنجابی اسلامیہ ہائی اسکول (دہلی) سے پرائمری کیا'' (۱۰)

''مزید سلسلۂ تعلیم جاری تھا کہ برصغیر کی تقسیم عمل میں آئی، چنانچہ آپ انڈیا سے ہجرت کر کے ۱۹۴۷ء میں پاکستان آ گئے اور اہل خانہ کے ساتھ شہر کراچی میں اقامت پذیر ہو گئے۔ یہاں مختلف معاشی حوادث ومسائل کی وجہ سے تعلیم جاری نہ رہ سکی تو آپ نے کمپوزنگ کا کام سیکھا اور تقریباً ۸ سال تک کراچی کے مختلف پریسوں میں کام کرتے رہے۔ والد صاحب اور بڑے بھائی مسلکاً اہلحدیث تھے جبکہ علامہ صاحب مسلکِ حق کی طرف شروع سے ہی راغب تھے'' (۱۱)

''ایک دن مناظر اہلسنت مولانا محمد عمر اچھروی علیہ الرحمۃ کی ایمان افروز تقریر سنی، تو ذہن بیدار اور قلب زندہ ہو گیا اور دل میں ایک نئے جذبے نے جنم لیا کیونکہ قدرت نے آپ کو اپنے دینِ مبین اور مسلکِ اہلسنت وجماعت کی خدمت اور ترویج واشاعت کے لئے منتخب کر لیا تھا'' (۱۲)

''آپ تحصیل علم کی طرف متوجہ ہو گئے۔ انہی دنوں جامعہ محمدیہ رضویہ رحیم یار خاں کی طرف سے داخلے کا اشتہار چھپا، آپ نے حصول علم کی خاطر نہ صرف ملازمت چھوڑ دی بلکہ کراچی چھوڑ کر جامعہ محمدیہ رحیم یار خان پہنچ گئے۔ وہاں مولانا محمد نواز اویسی صاحب سے ابتدائی کتب (کریما وغیرہ) اور ترجمہ قرآن پڑھا، اس کے بعد علامہ عبدالمجید اویسی صاحب سے فارسی کی بقیہ کتب اور صرف ونحو پڑھی، پھر انہی کے ہمراہ سراج العلوم خانپور گئے اور وہاں سے جامعہ نعیمیہ، لاہور تشریف لے آئے۔ یہاں مولانا عبدالغفور صاحب سے کافیہ، شرح تہذیب، اصول الشاشی، نور الانوار اور مفتی محمد حسین نعیمی علیہ الرحمۃ سے شرح جامی، قطبی، جلالین شریف اور ہدایۃ الحکمۃ پڑھیں۔ جبکہ تلخیص کے چند اسباق مفتی عزیز احمد بدایونی علیہ الرحمۃ سے پڑھے۔ ذوقِ علم آپ کو بندیال شریف ضلع خوشاب کھینچ لایا۔ یہاں آ کر آپ نے استاذ العلماء رئیس المناطقہ علامہ عطا محمد بندیالوی علیہ الرحمۃ سے کتبِ منقول ومعقول، جامع ترمذی، توضیح تلویح، ہدایہ اخیرین، مختصر المعانی، مطول، ملاحسن، میبذی، صدرا، شمس بازغہ،

زاوید ثلثہ، قاضی مبارک ،حمد اللہ، خیالی اور مسلم الثبوت وغیرہ پڑھیں۔آخر میں آپ جامعہ قادریہ،فیصل آباد تشریف لے گئے جہاں آپ نے مولانا ولی النبی علیہ الرحمۃ سے''اقلیدس''اور''تصریح'' پڑھی''(۱۳)''۱۹۶۶ء میں علامہ سعیدی صاحب نے علوم دینیہ کی تکمیل فرمائی''(۱۴)

درس وتدریس

''۱۹۶۶ء میں علوم عقلیہ ونقلیہ سے فراغت حاصل کر کے اسی سال جامعہ نعیمیہ، لاہور میں پڑھانا شروع کیا۔ ۴ سال تک آپ مختلف علوم وفنون کی کتابیں پڑھاتے رہے اور ۱۹۷۰ء سے دورۂ حدیث شریف پڑھانا شروع کیا۔ ۱۹۷۸ء میں مفتی سید شجاعت علی قادری علیہ الرحمۃ کی دعوت پر آپ کراچی تشریف لائے اور ایک سال تک دارالعلوم نعیمیہ، کراچی میں حدیث شریف کے اسباق پڑھاتے رہے، بعد ازاں مفتی محمد حسین نعیمی علیہ الرحمۃ کی خواہش پر دوبارہ جامع نعیمیہ، لاہور چلے گئے۔۱۹۸۳ء میں آپ کو کمر کی تکلیف اور شوگر کا عارضہ لاحق ہوگیا، جس کی وجہ سے نیچے بیٹھ کر پڑھانا دشوار ہوگیا۔سو مفتی سید شجاعت علی قادری علیہ الرحمۃ کے بیحد اصرار پر ۱۹۸۵ء میں دوبارہ کراچی تشریف لے آئے اور بحیثیتِ شیخ الحدیث کے دارالعلوم نعیمیہ، کراچی میں رونق افروز ہوئے اور تا دمِ تحریر یہیں اقامت پذیر ہیں۔''(۱۵)

منصبِ تدریس

''۱۹۶۶ء میں علامہ سعیدی صاحب نے علوم دینیہ کی تکمیل فرمائی اور اسی سال آپ نے جامعہ نعیمیہ، لاہور میں اپنی تدریسی زندگی کا آغاز کیا اور مسندِ تدریس کو زینت بخشی۔ابتداء میں آپ دو تین سبق پڑھاتے تھے، لیکن جب طلبہ میں آپ کی مقبولیت بڑھنے لگی، تو آپ کے استاذِ محترم اور مہتمم جامعہ نعیمیہ، مفتی محمد حسین نعیمی صاحب نے مختلف علوم وفنون کے کئی اسباق آپ کی طرف منتقل کر دیئے اور آپ ۱۹۷۰ء سے مکمل دورۂ حدیث شریف پڑھانے لگے''(۱۶)

منصبِ شیخ الحدیث

''۱۹۸۵ء سے تا دمِ تحریر آپ دارالعلوم نعیمیہ (کراچی) میں بحیثیتِ ''شیخ الحدیث'' تشنگانِ علم کو فیضیاب کر رہے ہیں''(۱۷)

رکن اسلامی نظریہ کونسل

''آپ اسلامی نظریاتی کونسل میں رکن بھی رہ چکے ہیں۔فروری ۱۹۹۷ء میں آپ رکن منتخب ہوئے اور مقررہ میعاد کے مطابق ۱۹۹۹ء تک اس کے رکن رہے اور نامور عالمِ دین اور محقق ہونے کی حیثیت سے مسلکِ اہلسنت کی نمائندگی فرمائی۔''(۱۸)

مناظرے وعلمی مباحث

''۱۹۶۶ء میں آپ نے حافظ عبدالقادر روپڑی سے محفل میلاد کے جواز پر مناظرہ کیا اور بھری محفل میں حافظ مذکور کو

لا جواب کر دیا اور انھوں نے یہ تسلیم کر لیا کہ اگر تعیین شرعی نہ ہو تو بارہ ربیع الاوّل کو اس سے پہلے اور اس کے بعد کے ایام میں رسول اللہ ﷺ کے فضائل اور آپ کی سیرتِ طیبہ کو بیان کرنا جائز ہے، جس کو عرف میں میلاد النبی ﷺ کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے اور یہ تحریر آپ کو لکھ کر دے دی، اس مناظرے میں شریف الملت حضرت مولانا عبد الحکیم شرف قادری نقشبندی بھی تشریف فرما تھے، ان کے علاوہ اور بہت سے علماء اہل سنت تھے، ۱۹۶۹ء میں حافظ مذکور سے علم غیب پر مناظرہ ہوا، اس مناظرہ میں جب استادِ محترم نے نواب صدیق حسن خان بھوپالی کی فتح البیان سے علم ما کان و مایکون کے ثبوت میں ابن کیسان کا قول پیش کیا تو حافظ مذکور بدحواس ہو گئے، اور انھوں نے مناظرہ کرنے سے انکار کر دیا، یہ دونوں مناظرے عصر کے بعد سے عشاء کے بعد تک جاری رہے تھے اور اس میں طرفین کے بکثرت علماء شریک تھے، دونوں مناظرے طبع ہو چکے ہیں'' (۱۹)

''۱۹۹۰ء میں وفاقی شرعی عدالت، لاہور میں سود سے متعلق ایک رٹ کی سماعت کر رہی تھی، اس وقت یہ سوال در پیش تھا کہ اگر قرض پر سود نہ لیا جائے اور قرض خواہ کو چند سال بعد اس کی صرف اصل رقم واپس ملے تو افراطِ زر کی وجہ سے چند سال بعد وہ رقم چوتھائی مالیت کی یا اس سے بھی کم رہ جائے گی، اسلام میں اسکا کیا حل ہے؟ ایک وکیل نے حضرت استادِ محترم کی مقالاتِ سعیدی سے اس مسئلہ کا حل پیش کیا، اس وقت وفاقی شرعی عدالت کے چیف جسٹس مولانا تنزیل الرحمن تھے، وہ اس حل سے بہت متاثر ہوئے اور انھوں نے متعدد ذرائع سے ایک سال تک مسلسل کوشش کی کہ حضرت استادِ محترم وفاقی شرعی عدالت میں جسٹس کا عہدہ قبول کر لیں، لیکن حضرت استادِ محترم نے اس پیشکش کو یہ کہہ کر مسترد کر دیا کہ میں عدالت کی ذمہ داریاں قبول کرنے کے بعد شرح صحیح مسلم کو پایہ تکمیل تک نہیں پہنچا سکوں گا'' (۲۰)

بین الاقوامی تبلیغی دورے

''علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہ العالی کے معتقدین ومحبین کا ایک وسیع حلقہ یورپ وامریکا میں بھی پھیلا ہوا ہے۔ آپ دو مرتبہ برطانیہ تبلیغی دورے پر تشریف لے جا چکے ہیں۔ پہلی بار ۱۹۹۰ء میں گئے اور تین ماہ تک برطانیہ کے مختلف شہروں لندن، مانچسٹر، بریڈفورڈ، برمنگھم اور برسٹل وغیرہ میں دینی اجتماعات سے خطاب کیا' مختلف مقامات پر لیکچر دیئے اور مختلف مساجد میں جمعۃ المبارک کے اجتماع سے خطاب فرمائے۔ ۲۰ دسمبر ۱۹۹۰ء کو واپسی پر زیارت حرمین شریفین کی سعادت بھی حاصل فرمائی'' (۲۱)

''اسی طرح اہل برطانیہ کی شدید خواہش اور پیہم اصرار اور حضرت مولانا صاحبزادہ محمد حبیب الرحمن محبوبی صاحب کی دعوت پر ۱۹۹۳ء میں آپ دوبارہ برطانیہ تشریف لے گئے اور اس مرتبہ بھی تقریباً دو ماہ تک برطانیہ کے متعدد شہروں میں دینی اجتماعات اور محافل سے خطاب کیا'' (۲۲)

علامہ موصوف کی اپنے کام سے لگن کا عالم یہ ہے کہ پہلے دورۂ برطانیہ کے دوران آپ نے شرح صحیح مسلم 'کتاب اللباس والزینہ'' کے ۴۲ ابواب کی شرح تحریر فرمائی، چنانچہ آپ لکھتے ہیں:

''حضرت صاحبزادہ محمد حبیب الرحمان محبوبی (زیبِ سجادہ آستانہ عالیہ ڈھانگری شریف آزاد کشمیر) کی دعوت پر

میں ۲۷ستمبر ۱۹۹۰ء کو برطانیہ پہنچا اور ۲۰دسمبر ۱۹۹۰ء تک وہاں قیام کیا، بعدازاں عمرہ کی سعادت اور زیارتِ حرمین شریفین کرتا ہوا یکم جنوری ۱۹۹۱ء کو واپس کراچی پہنچا۔ برطانیہ میں قیام کے دوران انگلینڈ، اسکاٹ لینڈ اور ویلز میں اکتالیس (۴۱) خطابات کیے، اس دوران شرح صحیح مسلم کا کام بھی جاری رہا اور باب نمبر ۴۷ سے لے کر ۷۸۸ تک کا ترجمہ اور شرح میں نے بریڈفورڈ میں کیا'' (۲۳)

جبکہ دوسرے دورۂ برطانیہ میں آپ نے ''کتاب الطہارۃ'' کے ۱۳، ابواب کی شرح فرمائی، چنانچہ شارح خود رقم طراز ہیں۔

''کتاب الطہارۃ سے لے کر اس باب (مسواک کا بیان) تک کی شرح بریڈفورڈ برطانیہ میں لکھی گئی اور میں نے حضرت صاحبزادہ محمد حبیب الرحمان محبوبی بانی صفۃ الاسلام بریڈفورڈ کی لائبریری سے استفادہ کیا۔ میں ۲۰ جولائی ۱۹۹۳ء کو تبلیغی دورہ پر برطانیہ گیا اور ۲۲ ستمبر ۱۹۹۳ء کو پاکستان واپس پہنچا۔'' (۲۴)

حجِ اکبر کی تحقیق اور علّامہ صاحب کا فریضۂ حج

عوام میں مشہور ہے کہ جس سال یوم عرفہ جمعہ کے روز ہو تو اسے ''حجِ اکبر'' کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے، علامہ صاحب نے شرح صحیح مسلم، جلد ثالث میں اس مسئلہ کو احادیثِ صحیحہ اور فقہائے اسلام جن میں علامہ عینی، علامہ خازن، علامہ ابن کثیر، علامہ سیوطی اور علامہ اسماعیل حقی کی تصریحات سے ثابت کیا ہے کہ:

''جس سال نبی ﷺ نے حج ادا کیا اس سال یومِ عرفہ جمعہ کے دن تھا اور اس حج کے بارے میں نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ یہ حجِ اکبر ہے'' (۲۵)

''اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب علیہ الصلوۃ والسلام کے وسیلہ جلیلہ سے آپ کو بھی حجِ اکبر کی سعادت سے بہرہ ور فرمایا اور ۱۹۹۴ء میں آپ حجِ اکبر کی سعادتِ عظمیٰ سے مشرف ہوئے'' (۲۶)

مختصر تعارفِ تصانیف

علامہ سعیدی صاحب زمانۂ طالبِ علمی سے ہی تصنیف و تالیف کی طرف متوجہ ہوئے، اور اب تک آپ تیس ہزار (۳۰،۰۰۰) سے زیادہ صفحات زینتِ قرطاس کر چکے ہیں، لہٰذا آپ مدرّس کے ساتھ ساتھ ایک محقق، مصنّف اور مؤلّف کی حیثیت سے بھی علمی دنیا میں جانے جاتے ہیں۔ آپ کی چند مشہور کتب کا مختصر تعارف ذیل میں درج ہے۔

ا۔ شرح صحیح مسلم

علامہ سعیدی نے ۱۹۸۰ء میں اس شرح کا آغاز کیا تھا۔ پہلی جلد کی تکمیل کے بعد مستقل چار سال تک لکھنے کا کام جاری نہ رہ سکا۔ مارچ ۱۹۸۶ء میں شرح کا دوبارہ آغاز کیا گیا اور جنوری ۱۹۹۳ء میں اس شرح کی تکمیل ہوئی۔ قبل علالت لکھی جانیوالی جلد اوّل بہت مختصر تھی، چنانچہ اس جلد کو بقیہ مجلّدات کی طرز پر لانے کیلئے اس کو اَز سرِ نو تحریر کیا۔ یوں یہ علم وفقہ کا انسائیکلوپیڈیا فروری ۱۹۹۴ء کے وسط میں مکمل ہوا اور اب تقریباً ۸ ہزار صفحات پر مشتمل مفصل شرح اہل علم اور تشنگان علم

کو سیراب کررہی ہے۔

اسلوبِ شرح صحیح مسلم

علامہ صاحب کا اسلوب یہ ہے کہ وہ ہر باب کے بیشتر احادیث کو یکجا کر کے ان کا با محاورہ اور سلیس اُردو ترجمہ تحریر فرماتے ہیں، بعدازاں مختلف عنوانات کے تحت ترجمہ کردہ احادیث کی شرح اور اِن سے تعلّق رکھنے والے مباحث پورے شرح وبسط کے ساتھ نقل کرتے ہیں۔حدیث کی تشریح کرتے ہوئے شارح نے معتمد شارحینِ حدیث کے اقوال کو مکمل حوالہ جات کے ساتھ نقل فرمایا ہے اور حدیث کے ماتحت گفتگو کرتے ہوئے زیرِ بحث مسئلہ پر قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے استشہاد کرنے کے ساتھ ساتھ اکابرین کے پیش کردہ دلائل پر بحث ونظر اور (ان سے اختلاف کی صورت میں) اپنے موقف کی تشریح بھی فرمائی ہے۔ نیز حدیث کے ماتحت آنے والے مباحث و مسائل کے علم تفسیر یا علم حدیث سے متعلق ہونے کی صورت میں اکابر آئمہ مفسرین اور محدثین کی باحوالہ تصریحات پیش کی ہیں، اور علم فقہ سے متعلق ہونے کی صورت میں معتمد فقہاء کرم کے اقوال نقل کئے ہیں۔ بلکہ قرآن وسنت اور علماء متقدمین او محققین کی عبارات کی روشنی میں عصر حاضر کے مسائل پر بھی انتہائی محقّقانہ بحث فرمائی ہے، اس سلسلے میں فاضل مولف نے صرف روایتی بحث پر زور دینے کے بجائے عصرِ حاضر سے متعلق مسائل پر بڑی مفصّل گفتگو کی ہے، چنانچہ شرح صحیح مسلم میں انہوں نے فوٹو گراف، وڈیو، ٹیلیویژن، ریل اور ہوائی جہاز میں نماز، پوسٹ مارٹم کی شرعی حیثیت، ایلو پیتھک ادویہ، انتقالِ خون، اعضاء کی پیوندکاری، ضبطِ تولید، ٹیسٹ ٹیوب بے بی، روئیتِ ہلال، سود اور بیمہ، نوٹوں کی شرعی حیثیت، قطبین میں نماز وروزے کے احکام اور اس جیسے بہت سے عصری مسائل پر سیر حاصل گفتگو کی ہے۔کئی مقامات پر علامہ صاحب نے زیرِ بحث مسئلہ پر آئمہ اربعہ علیہم الرحمۃ کے بالتفصیل مذاہب بھی بیان کیے ہیں اور اس سلسلے میں ان مذاہب کی کتابوں کے مکمل حوالہ جات نقل کیے ہیں۔ نیز زیرِ بحث حدیث سے مستنبط ہونے والے فوائد و مسائل بھی تفصیل کے ساتھ ذکر کیے ہیں نیز متعلقہ حدیث کے ماتحت اہلسنت وجماعت کے عقائد ومعمولات کی مدلّل تشریح اور مخالفین مذہب کی مہذب گرفت کرنے کے ساتھ ساتھ علماء مفسرین وشارحین کے علم مسامحات پر باوقار تنبیہات اور تتبع بھی کیا ہے۔

مثال کے طور پر اہل علم کے درمیان ایک مختلف فیہ مسئلہ یہ بھی ہے کہ آیا غیر کفو میں لڑکی کا نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں؟ اس مسئلہ میں دونوں آراء پائی جاتی ہیں، شارح نے اس مسئلہ کی وضاحت میں انتہائی مفصّل و مدلّل تحقیق فرمائی ہے۔ جو تقریباً ۱۳۶ صفحات پر مشتمل ہے جسکی تفصیل بالترتیب جلد ثالث میں تقریباً ۲۹ صفحات پر، پھر اسی جلد کے آخر میں ۲۴ صفحات پر اور چھٹی جلد میں ۸۳ صفحات پر موجود ہے، جسمیں علامہ موصوف نے اپنے موقف کی تائید میں گیارہ آیاتِ قرآن مجید اور مستند تفاسیر سے ۳۲ ماخذ، ۲۸ صفحات پر محیط ہے۔

علامہ صاحب لکھتے ہیں:

''یہ قرآن مجید کی گیارہ آیات ہیں، جن میں ہم نے غیر کفوء میں نکاح کے جواز پر استدلال کیا ہے، یہ اللہ تعالیٰ کا مجھ ناکارہ اور بے بضاعت شخص پر محض فضل اور احسان ہے کہ اس نے مجھ پر قرآن مجید کے ان اسرار کو کھول دیا ہے اور ان آیات سے استنباط اور اجتہاد کی طرف میری فہم کی رہنمائی کی ورنہ مجھ سے پہلے علماء نے صرف ان اکرمکم عند الله اتقاکم سے غیر کفوء میں نکاح کے جواز پر استدلال کیا ہے یا سورۂ احزاب کی آیت نمبر ۳۶ کے شان نزول سے بعض علماء نے استدلال کیا ہے اور باقی نو آیات سے اس مسئلہ کے استنباط کے لئے اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ کھول دیا ہے، جو ایک قطرۂ نیساں کو گہر آبدار بناتا ہے، جورات کی تاریکی سے نورِ سحر نکال لاتا ہے، وہی قادر قیوم ہے جس نے علم وعمل سے تہی دامن شخص کے دل میں یہ حقائق ومعارف پیدا کیے والحمدللہ علیٰ ذالک۔'' (۲۷)

مذکورہ بالا مسئلہ پر علامہ صاحب نے ۱۶ احادیثِ صحیحہ ذکر کی ہیں جن میں زمانۂ رسالت میں غیر کفوٗ میں نکاح کا ذکر ملتا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ آئمہ اربعہ علیہم الرحمۃ کے بالتفصیل مذاہب بھی بیان کیے ہیں اور اس سلسلے میں ان مذاہب کی کتابوں کے مکمل حوالہ جات نقل کیے ہیں۔جیسے

کتبِ احناف: المبسوط للسرخسی، فتاویٰ قاضی خان، ہدایہ، کفایہ، فتح القدیر، بزازیہ، خلاصۃ الفتاوی، مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر، الدر المنتقیعلی الملتقیٰ، الدر المختار، تبیین الحقائق، شرح الکنز، فتاویٰ عالمگیری۔

کتبِ شوافع: کتاب الام للامام الشافعی، المیزان الکبری للشعرانی، روضۃ الطالبین للامام نووی۔

کتبِ مالکیہ: المدونۃ الکبریٰ للتنوخی۔

کتبِ حنابلہ: المغنی لابن قدامۃ۔

اور چاروں مذاہب کا ذکر کر کے دلائل و براہین سے فقہ احناف کی برتری کو ثابت کیا ہے۔الغرض کہ علامہ صاحب کی تحقیق لطیف اور اخذ کردہ بعض نتائج سے علمی اختلاف عین ممکن ہے، لیکن یہ بات قابلِ تعریف وستائش ہے کہ ان کا اندازِ استدلال اور اسلوبِ بیان ''معروضی تحقیق'' کے مطابق ہے۔انہوں نے تمام متداول امہات الکتب سے کسی بھی قسم کے مذہبی ومسلکی تعصب کے بغیر استفادہ کیا ہے اور جہاں کہیں کسی دوسرے مصنّف پر تنقید کی ضرورت محسوس کی، وہاں بھی اپنے قلم کو غیر اخلاقی جارحیت کے داغ سے محفوظ رکھتے ہوئے محض علمی وتحقیقی تنقید کا راستہ اپنایا ہے۔مسائل کی تحقیق میں بھی انہوں نے وہی راہ اختیار کی ہے، جو ان کو اپنے قلب وضمیر کے مطابق دلائل سے زیادہ قریب نظر آئی، چنانچہ انہوں نے بعض فقہی مسائل میں مولانا احمد رضا خاں صاحب سے بھی دلائل کے ساتھ اختلاف کیا ہے۔

شرح صحیح مسلم کے خصوصی مباحث

اسلوبِ شرح اور مختصر تعارف کے بعد ہم شرح صحیح مسلم کا ایک جامع خاکہ پیش کر رہے ہیں، تا کہ قارئین کو شرح صحیح

مسلم کی ہر جلد کے خصوصی مباحث اور تحقیقی مسائل جاننے کے ساتھ ساتھ اس شرح کی دیگر شروحات پر تفوق وبرتری کا بخوبی اندازہ ہو سکے۔

جلد اوّل

اس جلد کے خصوصی مباحث حسبِ ذیل ہیں۔

محبتِ رسول ﷺ، تعزیہ اور ماتم، تقیہ، ندائے یا محمد ﷺ کا جواز، علوم خمسہ کی بحث، ایمان ابی طالب، حی علی الفلاح پر کھڑا ہونا، رفع یدین، قراءت خلف الامام مع مسئلہ سورۃ الفاتحہ، تشہد میں رسول اللہ ﷺ پر باقصد سلام عرض کرنا، معراج النبی ﷺ مع مسئلہ حاضر وناظر، قبروں پر پھول رکھنا، رسول اللہ ﷺ کی صفت بصارت کا دائمی ہونا، داڑھی اور مونچھیں، انجیکشن سے روزہ ٹوٹنا، سجدہ میں انگلی کا پیٹ لگانا۔

جلد ثانی:

اس جلد کے خصوصی مباحث حسبِ ذیل ہیں۔

مسئلہ شفاعت، ٹیسٹ ٹیوب بے بی، قبور صالحین کے پاس مسجد بنانا، جنّات کی تحقیق، مسافتِ قصر اور اس کی مدت، تنہا عشاء پڑھنے والے کا وتر با جماعت ادا کرنا، تہجد آپ ﷺ پر فرض تھی یا نہیں، بدعت کی بحث، روایت تلک الغرانیق العلی کی تحقیق، فاسق کی امامت، گانا اور آلات موسیقی، اختیارت مصطفیٰ ﷺ، مزارات پر گنبد بنانا اور چادر چڑھانا، بلغاریہ اور قطبین میں اوقات نماز، قصرِ صلوۃ اور ہوئی جہاز کا سفر، ریل اور ہوائی جہاز میں نماز، پوسٹ مارٹم، عطیہ خون، اعضاء کی پیونکاری، پراویڈنٹ فنڈ پر زکوۃ، فوٹو گرافی، غیر نبی پر استقلالاً صلوۃ پڑھنا، مسجد میں نمازِ جنازہ، ریڈیو، ٹی وی، وی سی آر اور سینما کا حکم۔

جلد ثالث

اس جلد کے خصوصی مباحث حسبِ ذیل ہیں۔

میلادِ رسول ﷺ، لیلۃ القدر، حجیتِ حدیث، رسول اللہ ﷺ کا اجتہاد، تقلید، کوّا کھانا، مسئلہ یزید، حج اکبر، قبر انور ﷺ کا کعبۃ اللہ اور عرش سے افضل ہونا، نفقہ سے عجز کی بناء پر تفریق، رویئتِ ہلال کمیٹی کے ریڈیو ٹی وی پر اعلانات کا حکم، بذریعہ جہاز عورت کا بغیر محرم حج پر جانا، ضبطِ تولید، مسئلہ اسقاطِ حمل بر بنائے میڈیکل ٹیسٹ، متعہ، مسئلہ کفائت، مسئلہ طلاق ثلاثہ۔

جلد رابع

اس جلد کے خصوصی مباحث حسبِ ذیل ہیں۔

ارتداد کی تفصیل اوراحکامات، حدود میں عورتوں کی گواہی، چور کا کٹے ہوئے ہاتھ کو پیوند کرانا، حدود کے کفارہ ہونے یا نہ ہونے کی تحقیق، سرمایہ دارانہ نظام، اشتراکیت، کمیونزم اور سوشلزم کا تعارف اور بحث، انعامی بانڈز، الکوحل آمیز دواؤں، زِنا کا مفہوم اور سزا، رجم کی تحقیق، تعذیر میں قتل کرنا، پرفیومز وغیرہ کا حکم، بینک کے سود کی تحقیق، بینک نوٹ کی تحقیق، بندوق اور پستول کے ذریعے قصاص لینے کا حکم، ایصالِ ثواب، غیر اللہ کی قسم کھانا، امام اعظم کے قول پر مروجہ شرابوں کے حلال ہونے کی تحقیق۔

جلد خامس

اس جلد کے خصوصی مباحث حسبِ ذیل ہیں۔

مسئلہ شہادت، ردِ شمس، جنگی قیدیوں کا حکم، مسئلہ فدک، قیامِ تعظیمی، حضور ﷺ کا اُمّی ہونا، سجدہ شکر کی تحقیق، مسئلہ خلافت، غزوہ بدر میں فرشتوں کا نزول، ستر اور حجاب کی تحقیق مع عورت کی آواز، عورت کی سربراہی اور عورت کا گھر سے باہر نکلنا، سیدنا امام حسین کے خروج کی تحقیق، فاسق کی خلافت،، امارت وخلافت، حکمی شہید کی تحقیق، معمہ، لاٹری اور سٹہ کا شرعی حکم، بیمہ کی تحقیق، بشر اور نور کی تحقیق، مخلوق کی طرف علم غیب کی نسبت کی تحقیق۔

جلد سادس

اس جلد کے خصوصی مباحث حسبِ ذیل ہیں۔

بھنگ، حشیش، افیون، اور تمباکو نوشی کا حکم، تعلیمِ قرآن اور دیگر عبادات پر اجرت لینا، حیاتِ خضر علیہ السلام، صحابہٗ کرام سے متعلق اہم مباحث، لفظِ ضأن کی تحقیق، سرخ، سفید، زرد اور سبز رنگ کے لباس اور ٹوپی وغیرہ سے متعلق تفصیلی بحث، بندوق سے مارے ہوئے اور شکار کیے ہوئے جانور کی تحقیق، برقی اور مشینی آلات سے ذبح کا حکم، مسئلہ مغفرتِ ذنب، ختمِ نبوت۔

جلد سابع

اس جلد کے خصوصی مباحث حسبِ ذیل ہیں۔

عصمتِ انبیاء کرام، عصمتِ ملائکہ، نبی اکرم ﷺ کی عظمتِ مبارکہ، عصمتِ انبیاء پر اعتراضات کے جوابات، غیبت سے متعلق تفصیلی اور تحقیقی بحث، علم سے متعلق اہم مباحث کی تفصیل وتحقیق، ابن اُبی کی نمازِ جنازہ، بغیر سترہ کے نمازی کے آگے سے گزرنا، کتابت کی اہم مباحث، قبر میں سوال کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی طرف اشارہ کی تحقیق، زیارتِ قبور نیز عورتوں کا زیارت کیلئے جانا، مسجد میں سائل کو دینے کی تحقیقی بحث، وسیلہ، استمداد، استعانت اور ندائے غیر اللہ، عورتوں کا لکھنا۔

۲۔ تفسیر قرآن بنام تبیان القرآن

علامہ سعیدی صاحب نے شرح صحیح مسلم کے بعد تفسیر قرآن بنام ''تبیان القرآن'' کا آغاز کیا۔ جو تقریباً بارہ سال میں مکمل ہوئی اور دورِ حاضر کی تفاسیر میں ایک بلند مقام رکھتی ہے۔ علامہ صاحب نے ۱۰ رمضان المبارک ۱۴۱۴ھ بمطابق ۲۱ فروری ۱۹۹۴ء کو اس تفسیر کی ابتداء کی اور اس کا اختتام ۲۰۰۵ء بمطابق ۱۴۲۶ھ میں ہوا۔ یہ تفسیر قرآن پاک کی جامع اور مبسوط تفسیر ہے جو کہ بارہ ضخیم مجلدات پر محیط ہے اور (۱۰۶۲۳) صفحات پر مشتمل ہے۔

تبیان القرآن فی تفسیر القرآن کے مختصر تعارف کے بعد اب سطورِ آئندہ میں تبیان القرآن کی چند ابحاث کو زیرِ بحث لایا جائے گا۔

شرح صحیح مسلم کے حوالہ سے گزشتہ اوراق میں جن محاسن کو ضبطِ تحریر میں لایا گیا ہے، ان تمام محاسن ومحامد اور خوبیاں وخصائص سے ''تبیان القرآن'' کو بھی حظِ وافر حاصل ہوا ہے، چند امثلہ درج ذیل ہیں، جیسے:

نزل علیک الکتاب بالحق مصدقا لما بین یدیه.

ترجمہ: اس نے حق کے ساتھ آپ پر کتاب نازل فرمائی جو ان کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے۔

وانزل التوراة و الانجیل. (۲۸)

جو اس سے پہلے نازل ہو چکی ہیں اور اس نے تورات اور انجیل کو نازل کیا۔ (۲۹)

اس آیت کی تحقیق میں علامہ صاحب نے تورات اور انجیل کا بیس (۲۰) صفحات پر محیط تفصیلی تعارف پیش کیا ہے۔ (۳۰)

ثم استویٰ علی العرش. (۳۱)

ترجمہ: پھر وہ عرش پر جلوہ فرما ہوا۔ (۳۲)

اس آیت کے ذیل میں علامہ موصوف نے اپنے ذاتی اجتہاد اور آثار کی روشنی میں دس (۱۰) صفحات زینتِ قرطاس کیے ہیں۔ (۳۳)

فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون. (۳۴)

ترجمہ: سو اگر تم کو علم نہیں ہے تو علم والوں سے پوچھ لو۔ (۳۵)

اس آیت کی تحقیق میں علامہ صاحب نے مسئلہ تقلید کی تفصیل بیس (۲۰) صفحات میں رقم کی ہے۔ (۳۶)

اسی طرح علامہ سعیدی صاحب نے اپنی اس معرکۃ الآراء تفسیر میں کئی مقامات پر مفسرِ کبیر امام فخر الدین رازی صاحبِ تفسیرِ کبیر سے علمی وتحقیقی وتدقیقی اختلاف کیا ہے، مثلاً سورۂ یونس کی آیت نمبر ۹۰ کے تحت امام رازی نے ترمذی کی ایک حدیث سے فرعون کے منہ میں جبرئیل کے مٹی ڈالنے کی حدیث کی جو تحقیق کی ہے، اس پر صاحبِ تبیان رقم طراز

ہیں:

''امام رازی کے یہ اعتراضات بہت قوی ہیں لیکن ہم احادیث کا خادم ہونے کی حیثیت سے ان احادیث کا تحفظ کریں گے، اور ان کے اعتراضات کا جواب یہ ہے کہ فرعون اللہ کی آیتوں کا انکار کر کے اور حضرتِ موسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخیاں کر کے اس درجہ پر پہنچ چکا تھا کہ اب اگر وہ ایمان لاتا پھر بھی اس کے ایمان کو قبول نہ کیا جاتا، اس لئے جبرائیل کو اس وقت اس کے منہ میں مٹی ڈالنے کے لئے بھیجا تا کہ اس پر یہ واضح کر دیا جائے کہ تو اب راندۂ درگاہ ہو چکا ہے اور اب تیرا ایمان لانا مقبول نہیں ہے'' (۳۷)

اسی طرح اہل بدر کی مغفرت سے متعلق احادیث پر امام رازی کے دلائل کا رد کرتے ہوئے صاحبِ تبیان لکھتے ہیں:

''امام رازی کی بہت بڑی علمی شخصیت ہے اور میں ان کی گردِ راہ کے بھی برابر نہیں ہوں تا ہم امام رازی کے اس اشکال کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ بدری صحابہ کو تسلّی دی گئی ہے کہ وہ اپنی مغفرت کے متعلق تشویش میں مبتلا نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سے کفر صادر ہونے نہیں دے گا، اور گناہِ کبیرہ سے بھی ان کو محفوظ رکھے گا اور اگر ان سے گناہ صادر ہو گیا تو مرنے سے پہلے ان کو توبہ کی توفیق دے دے گا۔ اور ان کا بلا اجازت مالِ غنیمت لینا اور پھر اس کے باوجود ان پر عذاب نہ آنا تو اس حدیث کے مؤید اور موافق ہے کیونکہ درخت تک عذاب آنے کے باوجود ان پر اسی لئے عذاب نہیں آیا کہ وہ بدری صحابہ تھے اور لوحِ محفوظ میں لکھا ہوا تھا کہ بدری صحابہ مغفور ہیں۔ رہا یہ کہ پھر ان کو ملامت کیوں کی گئی اور عتاب کیوں ہوا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ دنیا میں عتاب ہونا، آخرت میں مغفرت کے منافی نہیں ہے۔۔۔۔۔۔

مجھے اس بات پر حیرت ہے کہ پہلے دو جواب جو احادیثِ صحیحہ پر مبنی ہیں ان پر امام رازی نے اعتراضات کیے اور ان کو مسترد کر دیا اور جو جواب اور جو تفسیر اُن کی رائے پر مبنی ہے انہوں نے معتمد قرار دیا۔ اللہ تعالیٰ امام رازی کے درجات بلند فرمائے اور ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ہمارے علم کی ان کے علم کے ساتھ وہی نسبت ہو سکتی ہے جو ذرہ کو آفتاب کے ساتھ اور قطرہ کو سمندر کے ساتھ ہے، اس کے باوجود ہمیں یہ کہنے میں کوئی تأمل نہیں ہے کہ ہمارے نزدیک اس باب میں وہی تفسیر معتمد ہے جو رسول اللہ ﷺ کی احادیث پر مبنی ہے۔'' (۳۸)

اسی طرح ایک اور جگہ صاحبِ تبیان نے امام رازی کی تحقیق سے علمی اختلاف کیا ہے اور اس پر دلائل دیئے ہیں کہ مصائب سے گھبرا کر موت کی تمنا کرنا ہرگز جائز نہیں ہے۔ اس تحقیق کو پیش کرتے ہوئے صاحبِ تبیان اپنی عاجزی و بے مائیگی کا اظہار کچھ یوں کرتے ہیں۔

''میں امام رازی کے علوم و معارف اور ان کی نقطہ آفرینیوں کی گردِ راہ کو بھی نہیں پہنچتا، میں ان کی تحقیقات اور تدقیقات سے استفادہ کرتا ہوں، ان کے دسترخوان علم کا ایک ادنیٰ ریزہ خوار ہوں اور ان کا روحانی شاگرد ہونا اپنے لئے باعثِ فخر گردانتا ہوں، اس کے باوجود بصد ادب مجھے امام رازی کی اس تحقیق سے اختلاف ہے، میرے نزدیک موت کی تمنا کرنا جائز نہیں ہے، اور حضرت یوسف علیہ السلام نے موت کی تمنا نہیں کی تھی اور نہ ہی اس کی

دعا کی تھی بلکہ ان کی دعا یہ تھی کی اے اللہ! جب تو میری روح کو قبض فرمائے تو حالتِ اسلام پر میری روح کو قبض فرمانا، اس میں مرنے کی دعا نہیں ہے بلکہ تا حیات اسلام پر جینے کی دعا ہے'' (۳۹)

۳۔توضیح البیان لخزائن العرفان

علامہ سعیدی کی یہ کتاب ۱۹۶۹ء میں لاہور کے مشہور طباعتی ادارہ حامد اینڈ کمپنی سے شائع ہوئی، اس کتاب کا سائز ۵.۵/۸.۵ ہے، ضخامت ایک انچ اور کل صفحات ۴۷۰ ہیں۔ یہ کتاب دراصل شیخ سرفراز گکھڑوی کی کتاب ''تنقیدِ متین'' اور ''بابِ جنت'' کے رد میں تحریر کی گئی، شیخ صاحب نے اپنی ان دونوں کتابوں میں مولانا احمد رضا خاں صاحب کے ''ترجمۂ قرآن کنز الایمان'' اور مولانا نعیم الدین مراد آبادی کی تفسیر ''خزائن العرفان'' کو انتہائی سخت تردید وتنقید کا نشانہ بنایا تھا، اس کے علاوہ اہلسنت وَ جماعت کے عقائد ومعمولات پر شدید نکتہ چینی اور تزہیق وتنقید سے کام لیا تھا، جس کے جواب میں علامہ سعیدی نے قرآنِ پاک واحادیثِ مشہورہ ومتواترہ، اقوالِ صحابہ وتابعین، معمولاتِ اسلاف واکابرین اور عباراتِ فقہائے امت کے اَن گنت جواہر پارے چند صفحات میں جمع کردیئے۔ آپ اپنی اس کتاب میں جن تیرہ موضوعات کو زیرِ بحث لائے ہیں، ان کی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔

خلق اور کسب، ضاد کا مخرج، مروجہ ایصالِ ثواب، نور و بشر، حاضر و ناظر، نذر و نیاز، میلاد النبی ﷺ، تفویضِ اَحکام، کائنات میں تصرّف، امتناعِ کذب، علمِ غیب، اباحتِ اصلیہ، منافقین کے بارے میں حضور ﷺ کا علم۔

۴۔مقالاتِ سعیدی

علامہ سعیدی کی یہ کتاب لاہور کے مشہور طباعتی ادارے فرید بک اسٹال نے شائع کی، اس کتاب کا سائز ۵.۵/۸.۵ ہے، ضخامت ڈیڑھ انچ اور کل صفحات ۶۳۸ ہیں۔اس کی طباعتِ سادس ستمبر ۱۹۹۶ء میں ہوئی۔ یہ کتاب دراصل علامہ موصوف کے ان مقالات کا مجموعہ ہے، جو ملکی وغیر ملکی اخبارات و جرائد میں برسہا برس سے شائع ہوتے چلے جارہے ہیں۔ان مقالات کے عنوانات حسبِ ذیل ہیں۔

> توحیدِ باری و وجودِ باری تعالیٰ پر عقلی ونقلی دلائل، ختمِ نبوت، عصمتِ مصطفیٰ ﷺ، عظمتِ مصطفیٰ ﷺ، مقامِ مصطفیٰ ﷺ، حدیثِ لولاک، حضور ﷺ کی نمازِ جنازہ، نظام مصطفیٰ ﷺ کی اصطلاح، صدیق اکبر بحیثیتِ محبِ رسول ﷺ، محدّث خیر الامام (حضرت عمر)، فاروقِ اعظم اور حدیثِ متعہ، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت امیر معاویہ، اعجاز وکرامت، اہلسنت و جماعت کی تعریف، اسلام میں مقامِ انسانیت، اسلام میں مسلمان کی حیثیت، اسلامی فلسفۂ عدل وانصاف، نویدِ شبِ براءت، روزے کے اسرار ورموز، قیامِ رمضان، حقائق شبِ قدر، یادِ اسماعیل، حقائق قربانی، ضرورتِ اجتہاد، بلاسود معیشت، مسئلہ تقدیر، اسلام اور تسخیر کائنات، نمازِ جنازہ برطریقۂ سنت، علاج کی شرعی حیثیت، زاغ معروف کا شرعی حکم، فلسفۂ حدود وتعزیرات، اسلام میں غرباء کا مقام، رشکِ ارم، انڈا حلال ہے۔

۵۔ذکر بالجہر

علامہ سعیدی کی اس کتاب کو دوسری مرتبہ ۱۳۹۷ھ میں لاہور کے مشہور طباعتی ادارے فرید بک اسٹال نے شائع کیا،اس کتاب کا سائز ۵.۵/۸.۵ ہے،ضخامت آدھ انچ سے کچھ زیادہ ہے اور کل صفحات ۲۴۶ ہیں۔اس کتاب کے پہلے حصہ میں اقسام ذکر،قرآن پاک سے ذکر بالجہر پر استدلال،فضائل ذکر بالجہر اور ذکر بالجہر پر اعتراضات کے مدلّل جوابات سپردِقلم کیے گئے ہیں جبکہ دوسرے حصہ میں اذان سے قبل اور بعد میں صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا ثبوت وتحقیق،نداء بطورِاستمداد،اذان میں زیادتی کا شبہ،فقہائے کرام کے تفصیلی دلائل وبراہین رقم کیے گئے ہیں۔

۶۔مقامِ ولایت ونبوت

علامہ موصوف کی یہ کتاب منصبِ نبوت ورسالت اورشانِ معجزات وکرامات پر ہے،جس میں آپ نے قرآن واحادیثِ صحیحہ وآثارِصحابہ واقوال تابعین اورارشاداتِ صالحین کی روشنی میں تحقیق وتدقیق کے بیش بہا موتی بکھیرے ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ منکرین کے اعتراضات کے مدلّل جوابات دیئے گئے ہیں۔ اس کتاب کا سائز ۵.۵/۸.۵ ہے،ضخامت آدھ انچ سے کچھ زیادہ ہے اور تعدادِ صفحات ۲۱۸ ہے،اس کی طباعت اوّل ۱۴۲۶ھ میں ہوئی۔

۷۔تذکرۃ المحدّثین

علامہ سعیدی صاحب کی یہ کتاب ۱۳۹۷ھ میں لاہور کے مشہور طباعتی ادارے فرید بک اسٹال نے شائع کی،اس کتاب کا سائز ۵.۵/۸.۵ ہے،ضخامت ایک انچ سے کچھ زیادہ ہے اور کل صفحات ۳۵۲ ہیں۔اس کتاب میں علامہ موصوف نے انتہائی خوبصورت انداز میں ضرورتِ حدیث،حُجیتِ حدیث،تدوین حدیث،تعریف اوراقسامِ حدیث،اقسامِ کتبِ حدیث،طبقاتِ کتبِ حدیث،مراتبِ اربابِ حدیث کے ساتھ ساتھ آئمہ صحاح ستہ،آئمہ اربعہ،امام محمد اور امام طحاوی کے مفصّل حالاتِ زندگی اور تحریری خدمات کو تفصیلاً تخریج حوالہ جات کے ساتھ زینتِ قرطاس کیا ہے۔

۸۔نعمۃ الباری فی شرح صحیح البخاری

علامہ سعیدی صاحب کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے خدمتِ دین کا ایسا جذبہ دیا ہے کہ آپ ابھی ایک بڑے علمی وتحقیقی کام سے فراغت نہیں پاتے کہ توفیق باری تعالیٰ سے دوسرے بڑے کام کا آغاز کردیتے ہیں،تقریباً تیس ہزار (۳۰۰۰۰) صفحات ضبطِ تحریر میں لانے کے بعد بھی آپ دین اسلام کی خدمت میں اس طرح سرشار ہیں کہ عمر کی ستر دہائیاں دیکھنے کے باوجود انتہائی علالت اور ضعف کی حالت میں بھی آپ کا جذبہ سرد نہیں پڑتا بلکہ دن بہ دن خدمتِ دین میں آپ کا قلم سیّال رواں دواں ہے،یہی وجہ ہے کہ جس دن آپ نے تبیان القرآن کی تکمیل کی اسی دن سے ’’نعمۃ الباری فی شرح صحیح البخاری‘‘ کا آغاز کردیا،چنانچہ اس ضمن میں آپ اظہارِ تشکّر کچھ یوں فرماتے ہیں۔

''۱۳ ذوالحجہ ۱۴۲۶ھ بروز جمعہ میں نے تبیان القرآن کی تکمیل کی اور اسی روز میں نے ''نعمۃ الباری فی شرح صحیح البخاری'' لکھنے کا آغاز کر دیا، یہ روزِ سعید میرے لئے تین اعتبار سے عید کا دن تھا، (۱) یہ عید الاضحیٰ کا دن تھا (۲) جمعہ کا دن تھا، جو کہ مسلمانوں کے لئے عید کا دن ہے (۳) جس دن مسلمانوں کو کوئی نعمت ملے، وہ دن بھی ان کے لئے عید کا دن ہوتا ہے اور اس دن مجھے دو نعمتیں ملیں ''تبیان القرآن'' کی تکمیل ہوئی اور ''نعمۃ الباری'' کا آغاز ہوا''

نعمۃ الباری فی شرح صحیح البخاری میں جہاں علوم جدیدہ وقدیمہ، نقل واصل، روایت ودرایت، تحقیق ونقد وغیرہ وغیرہ کی ابحاث موجود ہیں۔۔وہیں علامہ موصوف کا ذاتی اجتہاد، علماء متقدمین ومتاخرین سے اختلافِ رائے اور اکابرین کی تحقیق کا علمی رد، کثرتِ حوالہ جات، اصولی وفنی ابحاث، صرفی ونحوی قواعد کے انطباق سے نتائج کا اختلاف، کلامی وعلمی مسائل میں علامہ موصوف کے ذاتی اصولوں کے ماتحت راجح ومرجوح اقوال میں رَدوقبول کا معیار، جدید مسائل میں تطبیق و اختلاف کی نوعیت وکیفیت، مشاہداتی وتجرباتی اقوال میں علامہ موصوف کے تفرّدات واجتہادات، فقہی مسائل میں مذاہبِ اربعہ کی امہات الکتب سے استشہاد اور فقہ حنفی کا دیگر مسالک پر تفوّق وبرتری پر دلائل وبراہین کے ساتھ ساتھ یہ شرح انہی محاسن وکمالات اور تحقیق وتدقیق سے مرقّع ومسجّع ہے جو شرح صحیح مسلم کے اسلوب اور خصوصی مباحث میں ہم نے مندرجہ بالا سطور میں آپ کے سامنے پیش کیے ہیں۔

اب تک اس شرح کی بارہ مجلدات شائع ہو چکی ہیں، جن میں شارح نے بڑے مفصل ومدلّل انداز میں کتاب بدَ الوحی سے لے کر کتاب الادب تک کم وبیش (۱۱۱۵۰) گیارہ ہزار ایک سو پندرہ صفحات رقم کیے ہیں، اور مزید تین جلدیں طباعت کے مرحلے میں ہیں۔

آخر میں راقم (مقالہ نگار) اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حضور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ علامہ موصوف کو اپنی رحمت سے حصۂ وافر عطا فرمائے، انکی خدمات کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے، انہیں صحتِ کاملہ عاجلہ دائمہ عطا فرمائے اور تمام مسلمانوں کے حق میں یہ تمام دعائیں مستجاب فرمائے۔ (آمین)

مآخذ ومراجع

۱۔ القرآن۔ پارہ ۲۸، سورۃ المجادلہ ۵۸، آیت ۱۱

۲۔ نور القرآن ترجمۂ قرآن از علامہ غلام رسول سعیدی، پارہ ۲۸، سورۃ المجادلہ ۵۸، آیت ۱۱، صفحہ ۸۶۹، مطبوعہ فرید بک اسٹال ۳۸۔ لاہور ۱۴۲۸ھ

۳۔ القرآن۔ پارہ ۲۳، سورۃ الزمر ۳۹، آیت ۹

۴۔ نور القرآن ترجمۂ قرآن از علامہ غلام رسول سعیدی، پارہ ۲۳، سورۃ الزمر ۳۹، آیت ۹، صفحہ ۷۳۳، مطبوعہ فرید بک اسٹال ۳۸۔ لاہور

۱۴۲۸ھ
۵۔ القرآن۔ پارہ۳، سورۃ ال عمران۳، آیت ۷
۶۔ نور القرآن ترجمۂ قرآن از علامہ غلام رسول سعیدی، پارہ۳، سورۃ ال عمران۳، آیت ۷، صفحہ۷۸۔۷۹، مطبوعہ فرید بک اسٹال ۳۸۔ لاہور ۱۴۲۸ھ
۷۔ جامع ترمذی، باب العلم، الحدیث ۵۴۰، جلد۲
۸۔ جامع ترمذی، باب العلم، الحدیث ۵۴۳، جلد۲
۹۔ سنن ابن ماجہ، کتاب السنہ، الحدیث ۲۲۲، جلد۱
۱۰۔ حقائق شرح صحیح مسلم، مولانا حافظ محمد اسمٰعیل قادری نورانی، صفحہ۳۸، مطبوعہ فرید بک اسٹال ۳۸۔ لاہور ۱۴۲۳ھ
۱۱۔ مقالات ابن عزیز حسب ارشاد استاذ العلماء علامہ جمیل احمد نعیمی، مولانا محمد نصیر اللہ نقشبندی، صفحہ۲۱۱، ۲۱۲، مطبوعہ شعبہ نشر واشاعت بزم سعید ملت۔ کراچی ۱۴۲۵ھ
۱۲۔ حیاتِ سعیدِ ملت، محمد ناصر خان چشتی، صفحہ۱۹، ۲۰، مطبوعہ فرید بک اسٹال ۳۸۔ لاہور ۱۴۲۲ھ
۱۳۔ حقائق شرح صحیح مسلم، مولانا حافظ محمد اسمٰعیل قادری نورانی، صفحہ۳۸، ۳۹، مطبوعہ فرید بک اسٹال ۳۸۔ لاہور ۱۴۲۳ھ
۱۴۔ حیاتِ سعیدِ ملّت، محمد ناصر خان چشتی، صفحہ۲۵، مطبوعہ فرید بک اسٹال ۳۸۔ لاہور ۱۴۲۲ھ
۱۵۔ حقائق شرح صحیح مسلم، مولانا حافظ محمد اسمٰعیل قادری نورانی، صفحہ۳۹، مطبوعہ فرید بک اسٹال ۳۹۔ لاہور ۱۴۲۳ھ
۱۶۔ حیاتِ سعیدِ ملت، محمد ناصر خان چشتی، صفحہ۲۵، مطبوعہ فرید بک اسٹال ۳۸۔ لاہور ۱۴۲۲ھ
۱۷۔ حیاتِ سعیدِ ملّت، محمد ناصر خان چشتی، صفحہ۳۳، مطبوعہ فرید بک اسٹال ۳۸۔ لاہور ۱۴۲۲ھ
۱۸۔ مقالات ابن عزیز حسب ارشاد استاذ العلماء علامہ جمیل احمد نعیمی، مولانا محمد نصیر اللہ نقشبندی، صفحہ۲۱۴، مطبوعہ شعبہ نشر واشاعت بزم سعید ملّت۔ کراچی ۱۴۲۵ھ
۱۹۔ شرح صحیح مسلم، تاثرات از مخدوم زادہ سید محمد اشرف جیلانی، جلد۱، صفحہ۵۳، مطبوعہ فرید بک اسٹال ۳۸۔ لاہور الطبع الثامن ۱۴۲۳ھ
۲۰۔ شرح صحیح مسلم، تاثرات از مخدوم زادہ سید محمد اشرف جیلانی، جلد۱، صفحہ۵۳، مطبوعہ فرید بک اسٹال ۳۸۔ لاہور الطبع الثامن ۱۴۲۳ھ
۲۱۔ حقائق شرح صحیح مسلم، مولانا حافظ محمد اسمٰعیل قادری نورانی، صفحہ۴۰، مطبوعہ فرید بک اسٹال ۳۸۔ لاہور ۱۴۲۳ھ
۲۲۔ حیاتِ سعیدِ ملّت، محمد ناصر خان چشتی، صفحہ۳۶، مطبوعہ فرید بک اسٹال ۳۸۔ لاہور ۱۴۲۲ھ
۲۳۔ شرح صحیح مسلم، علامہ غلام رسول سعیدی، جلد۶، صفحہ۵۹۵، مطبوعہ فرید بک اسٹال ۳۸۔ لاہور ۱۴۱۳ھ
۲۴۔ شرح صحیح مسلم، علامہ غلام رسول سعیدی، جلد۱، صفحہ۹۱۴، مطبوعہ فرید بک اسٹال ۳۸۔ لاہور الطبع الثامن ۱۴۲۱ھ
۲۵۔ شرح صحیح مسلم، علامہ غلام رسول سعیدی، جلد۳، صفحہ۶۹۰، مطبوعہ فرید بک اسٹال ۳۸۔ لاہور ۱۴۰۹ھ
۲۶۔ حقائق شرح صحیح مسلم، مولانا حافظ محمد اسمٰعیل قادری نورانی، صفحہ۴۱، مطبوعہ فرید بک اسٹال ۳۸۔ لاہور ۱۴۲۳ھ
۲۷۔ شرح صحیح مسلم، علامہ غلام رسول سعیدی، جلد۶، صفحہ۱۰۵، مطبوعہ فرید بک اسٹال ۳۸۔ لاہور ۱۴۱۳ھ
۲۸۔ القرآن۔ پارہ۳، سورۃ ال عمران۳، آیت ۳
۲۹۔ نور القرآن ترجمۂ قرآن از علامہ غلام رسول سعیدی، پارہ۳، سورۃ ال عمران۳، آیت ۳، صفحہ۷۸، مطبوعہ فرید بک اسٹال ۳۸۔ لاہور ۱۴۲۸ھ

۳۰۔تبیان القرآن، جلد۲، صفحہ ۳۸، مطبوعہ فرید بک اسٹال ۳۸۔لاہور، ۲۰۰۰ء

۳۱۔القرآن۔پارہ ۸، سورۃ الاعراف ۷، آیت ۵۴

۳۲۔نور القرآن ترجمۂ قرآن از علامہ غلام رسول سعیدی، پارہ ۸، سورۃ الاعراف ۷، آیت ۵۴، صفحہ ۲۵۰، مطبوعہ فرید بک اسٹال ۳۸۔لاہور ۱۴۲۸ھ

۳۳۔تبیان القرآن جلد۴، صفحہ ۱۵۸، مطبوعہ فرید بک اسٹال ۳۸۔لاہور، ۲۰۰۰ء

۳۴۔القرآن۔پارہ ۱۷، سورۃ الانبیاء ۲۱، آیت ۷

۳۵۔نور القرآن ترجمۂ قرآن از علامہ غلام رسول سعیدی، پارہ ۱۷، سورۃ الانبیاء ۲۱، آیت ۷، صفحہ ۵۱۴، مطبوعہ فرید بک اسٹال ۳۸۔لاہور ۱۴۲۸ھ

۳۶۔تبیان القرآن، جلد ۶، صفحہ ۴۳۲، مطبوعہ فرید بک اسٹال ۳۸۔لاہور، ۲۰۰۲ء

۳۷۔تبیان القرآن، جلد۵، صفحہ ۴۶۳، مطبوعہ فرید بک اسٹال ۳۸۔لاہور، ۲۰۰۰ء

۳۸۔تبیان القرآن، جلد۴، صفحہ ۷۰۰، مطبوعہ فرید بک اسٹال ۳۸۔لاہور، ۲۰۰۰ء

۳۹۔تبیان القرآن، جلد۵، صفحہ ۸۶۸، مطبوعہ فرید بک اسٹال ۳۸۔لاہور، ۲۰۰۰ء

۴۰۔نعمۃ الباری فی شرح صحیح البخاری از علاّمہ غلام رسول سعیدی، جلد۱، صفحہ ۱۱۰، مطبوعہ فرید بک اسٹال ۳۸۔لاہور، ۱۴۲۷ھ بمطابق ۲۰۰۶ء